سوال

(03)آیت فلایظہر علی غیبہ کا مطلب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم مغیبات نہیں تھا تو آیت کریمہ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (جن) کا کیا مطلب ہے اور آیت میں استثناء إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ متصل یا منقطع؟ اور آیت میں اضافت عَلَىٰ غَيْبِهِ کونسی اضافت ہے۔ عہدی یا استغراقی یا سبنسی اور یہاں غیب سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا نہ کہ کل کا۔ ہاں یہ بات باقی رہی کہ بذریعہ وحی جو علم حاصل ہوا اس کا نام علم غیب رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ سو اس کے متعلق پہلے سوال کے جواب میں تفصیل ہو چکی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا نام علم غیب ہو یا نہ آیت فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا میں مستثنیٰ منہ میں مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ مستثنیٰ۔ داخل ہے۔ پس استثناء متصل ہوگئی۔ شاید کہا جائے کہ استثناء متصل کے یہ معنی ہیں۔ کہ مستثنیٰ منہ کا حکم یہاں اظہار علی الغیب (غیب پر مطلع کرنا) کی نفی ہے۔ اس سے مستثنیٰ کو خارج کیا ہے۔ تو اظہار علی الغیب اس لئے ثابت ہوگیا۔ اور اظہار علی الغیب کو غیر پر مطلع ہونا لازم ہے اور غیب پر مطلع ہونا یہی علم غیب ہے۔ پس استثناء متصل ہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اس کا نام علم غیب ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو اس کا نام علم غیب نہیں رکھتے ان کے نزدیک صرف علم غیب پر مطلع ہونا علم غیب نہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ کسی کے بتلانے سے نہ ہو۔ دلیل ان کی یہ آیت کریمہ ہے

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ جو پہلے سوال کے جواب میں گزر چکی ہے۔ اس میں مطلقا علم غیب کی نفی غیر سے کر دی ہے خواہ رسول ہو یا اور خواہ علم کلی ہو یا جزئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ بذریعہ وحی علم ہوتا ہے اس کا نام علم غیب نہیں۔ اس کے علاوہ نور الانوار اصول فقہ حنفیہ وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ مستثنیٰ میں کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سکوت عنہ کے حکم میں ہوتا ہے مستثنیٰ منہ کے حکم کا اس لئے نہ اثبات ہوتا ہے نہ نفی ملاحظہ ہو نور الانوار بہت اقسام کا بیان ص ۲۴۰ پس یہ کہنا کہ اظہار علی الغیب کی نفی سے مستثنیٰ کو خارج کیا۔ تو اظہار علی الغیب اس کے لئے ثابت ہوگیا۔ اصول فقہ حنفیہ کی رو سے غلط ہے اور اپنے اصول سے ناواقفی پر مبنی ہے ہاں شافعیہ کے اصول سے مستثنیٰ میں حکم ثابت ہوتا ہے۔ مگر حنفیہ کو یہ مفید نہیں۔ پس ان کو کسی اور دلیل سے ثابت کرنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی جو کچھ علم ہوتا ہے۔ اس کو علم غیب کہتے ہیں۔ یہ تفصیل استثناء متصل کی بناء پر ہے۔ اور اگر منقطع بتائی جائے تو پھر معاملہ اور صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ استثناء منقطع میں مستثنیٰ منہ میں مستثنیٰ داخل نہیں ہوتا۔ تو بذریعہ وحی حاصل شدہ علم کا نام علم غیب کس طرح ثابت ہوگا۔ اگر کہا جائے استثناء میں اصل متصل ہے نہ منقطع پس اس کو استثناء منقطع بنانا ٹھیک نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک استثناء متصل اصل ہے مگر یہاں استثناء منقطع کا قرینہ موجود ہے وہ یہ کہ اس کے بعد کی عبارت

فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا میں ف کو بعض سببیہ بتاتے ہیں ۔ لیکن سببیت کے معنی واضع نہیں ۔ ہاں من ارتضی کا من شرطیہ یا موصولہ متضمن معنی شرط بنایا جائے اورف جزائیہ تو یہ بالکل ٹھیک ہے اوراس کی مثال قرآن مضید میں موجود ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۔ اے پیغمبر توان پر داروغہ نہیں ۔ لیکن جو شخص پھر جائے اور کافر ہوجائے ۔ پس خدا اس کو بہت بڑا عذاب دے گا اس آیت میں الاستثناء منقطع ہے اور آیت إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ بھی اس قسم کی ہے ۔ پس اس کو استثناء منقطع بنانا ہی ٹھیک ہے رہا عَلَىٰ غَيْبِهِ کی اضافت کے متعلق سوال کہ یہ کیسی ہے سواس کا جواب بھی نمبر اول میں نکل سکتا ہے ۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض مغیبات کا علم بذریعہ وحی تھا تو معلوم ہوا کہ یہ اضافت جنس ہے کیونکہ جنس ایک فرد میں بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ میں بھی اور عہد ذہنی بھی ہوسکتی ہے عہد خارجی اور استغراقی نہیں ہوسکتی ، استغراقی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل میغیات کا علم نہیں اور عہد خارجی اس لئے کہ رسول کو کسی معین شے کی وحی نہیں ہوتی ۔ بلکہ حسب ضرورت کبھی کسی شے کی وحی ہوتی ہے کبھی کسی شے کی ۔ ہاں بایں معنی عہد خارجی ہوسکتی ہے کہ غیب کی دو قسمیں کردی جائیں ایک وہ جس کو مخلوق میں سے بھی کوئی جانتا ہو جیسے ہر ایک کا مافی الضمیر غیب ہے ۔ مگر وہ خود جانتا ہے (دوم) مخلوق میں سے بغیر اطلاع خداوندی کوئی نہیں جانتا اور اضافت سے اس خاص کی طرف اشارہ ہو پس اس معنی سے یہ اضافت عہد خارجی ہوسکتی ہے ۔ (فتوی روپڑی جلد اول ص ۱۱۲۱۱۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 14

محدث فتویٰ